سوال

(196) مسجد کی محراب میں بیل بوٹے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد کے محراب میں اللہ کے کسی بندے نے نیک نیتی کی بنا پر ٹائلیں لگاتے ہوئے خوبصورت گلدستہ ہائے پھول لگا دیے ہیں۔ اب ان کی طرف توجہ کرنے سے نمازیوں کے خشوع میں خلل آتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث دیکھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ جس پر مورتیاں بنی ہوئی تھیں، ہٹادینے کا حکم فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی زیر مطالعہ آئی جوانھوں ے اس طرح روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں، جب کہ ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں کچھ نہیں بڑھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بڑھایا لیکن عمارت ویسی ہی رکھی، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی یعنی کچی اینٹ اور ڈالیوں کی چھت اور ستون کھجور کی لکڑی کے، پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل ڈالا اور بہت بڑھایا، اس کی دیواریں نقشی پتھر اور گچ سے بنوائیں اور اس کے ستون نقشی پتھروں کے اور اس کی چھت ساگوان سے بنائی۔

ان احادیث کے مطالعہ کے باوجود ہم فیصلہ نہیں کرپائے۔ اب آپ سے دریافت ہے کہ آیا ان گلدستوں کو محرابِ مسجد سے نکال دینا چاہیے یا شریعت اسلامیہ میں اس کی گنجائش ہے؟۔

نوٹ: گلدستوں کو ہٹانے کی صورت میں انتشار کا بھی اندیشہ ہے۔ (حافظ محمد یحییٰ، لاہور کینٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ صورت میں راجح موقف یہ ہے کہ نقش و نگار کو خرم کرکے سادہ پتھر لگائے جائیں یا اسی حالت میں پھولوں کے گلدستوں کو ہٹا دیا جائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فعل محض ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جب کہ مرفوع نص میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دھاری دار کمبل میں نماز پڑھی تو اس کے نقش و نگار پر نگاہ پڑگئی۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: میرے اس کمبل کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ (اس کے بدلے میں) اس سے سادہ موٹا کمبل لے آؤ کیونکہ اس نے مجھے میری نماز سے غافل کردیا ہے۔

شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ویستنبط منہ کراھیة کل ما یشغل عن الصلاة من الاِصباغ والنقوش و نحوھا (فتح الباری: ۱/۴۸۳) ''اس حدیث سے یہ استنباط کیا گیا ہے کہ ہر وہ شے جو نماز سے توجہ پھیر دے، رنگ یا نقش و نگار وغیرہ تو اس کا استعمال ناجائز ہے۔'' پھر واضح ہو کہ اختلاف یا انتشار وہاں ہوتا ہے جہاں اپنی مرضی ہو۔ شرعی نص کی

موجودگی میں کسی مسلم کو اختلاف زیب نہیں دیتا۔ واللہ ولی التوفیق۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب المساجد: صفحہ: 192

محدث فتویٰ